24

حضرت داؤد علیہ السلام

کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔ ۲۴

تحریر حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ و اجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِیۡ صَغِیۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔ فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔ اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔ جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت اوریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت **اسمٰعیل بن حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۰**
۲۵	حضرت **ذوالکفل** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۱**
۲۶	حضرت **لقمان** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۲**
۲۷	حضرت **اسمٰعیل** علیہ السّلام اور **طالوت وجالوت** کے حالات	**جلد۔۲۳**
۲۸	حضرت **داؤد** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۴**
۲۹	**اصحاب سبت** کے حالات	**جلد۔۲۵**
۳۰	حضرت **سلیمان** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۶**
۳۱	قوم سبا اور **اہل ثرثار** کے حالات	**جلد۔۲۷**
۳۲	**ہاروت وماروت** کے حالات	**جلد۔۲۸**
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	**جلد۔۲۹**
۳۳	حضرت **شعیا** اور **حضرت حیقوق** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۰**
۳۴	حضرت **زکّریا و یحییٰ** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۱**
۳۵	حضرت **عیسٰے اور بی بی مریم** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۲**
۳۶	حضرت **ارمیاؑ، دانیالؑ** اور **عزیر** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۳**
۳۷	حضرت **یونسؑ بنی متی** اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۴**
۳۸	**اصحاب کہف ورقیم** کے حالات	**جلد۔۳۵**
۳۹	**اصحاب اخدود** کے حالات	**جلد۔۳۶**
۴۰	حضرت **جرجیس** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۷**
۴۱	حضرت **خالد بن سنان** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۸**
۴۲	حضرت **محمد مصطفٰے** (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	**جلد۔۳۹**
۴۳	اُن **پیغمبروں کے حالات** جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	**جلد۔۴۰**
۴۴	بعض **بادشاہان زمین** کے حالات	**جلد۔۴۱**
۴۵	**بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں** کے حالات نادرہ و عجیبہ	**جلد۔۴۲**

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ نَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحیٰی بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات

منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کے بعد کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جو بادشاہ ہوتا سوائے ذوالقرنینؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ اور یوسفؑ کے اور حضرت داؤدؑ کی بادشاہی بلاد شام سے بلاد اصطحز فارس تک تھی۔ آپ اُن پیغمبروں میں سے تھے جو کہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے اور اُن چار پیغمبروں میں سے تھے جن کو خدا نے شمشیر سے جہاد کرنے کے لئے اختیار فرمایا تھا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے "ہم نے داؤدؑ کے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا تاکہ اُن کے ساتھ تسبیح کریں اور طائروں کو بھی جو اُن کے ساتھ تسبیح کرتے تھے"۔ ایک اور جگہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ "ہم نے اپنی جانب سے داؤدؑ کو فضل عطا کیا (اور شرف تمام لوگوں پر یہ کہ ہم نے کہا) اے پہاڑوں اور طائروں جب وہ تسبیح واستغفار کے ساتھ ہماری طرف رجوع ہوں تو تم بھی اُن کی موافقت کرو"۔ بعض کہتے ہیں کہ جب وہ ذکر الٰہی اور تسبیح کا آغاز کرتے تھے تو پہاڑ اور طیور آپ کے ساتھ ہم آواز ہو کر تسبیح کرنے لگتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ پہاڑ اور مرغان ہوا آپ کے ہمراہ چلتے تھے۔ جس وقت حضرت داؤدؑ تسبیح و تقدیس کرتے تھے خداوند عالم اُن کے ساتھ پہاڑوں اور طائروں کو گویا کر دیتا تھا (تو وہ بھی آپ کے ساتھ حمد الٰہی میں شریک و ہم آواز ہوتے تھے) بعض کہتے ہیں کہ خدا اُن کو اس وقت شور و زبان عطا فرماتا تھا تو وہ آنحضرت کے ساتھ حرکت کرتے تھے۔ بعضوں کا قول ہے کہ ان سب کو آنحضرت کا مسخر فرما دیا تھا کہ آپ جو ارادہ پہاڑوں کے بارے میں کرتے مثلاً معاون کا ظاہر ہونا اور نکل آنا یا کنواں کھودنا وغیرہ آسانی سے ممکن تھا۔ اور جو حکم طائروں کو دیتے

ترجمہ، اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے۔ (اور) سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ﴿۸۴﴾ سورۃ الأنعام

تھے وہ اطاعت کرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ "ہم اس قسم کے امور کرنے والے ہیں اور ہم نے اُن کو تمہارے لئے لباس (زرہ) کا بنانا سکھایا تاکہ وہ تم کو جنگ میں ہتھیار سے محفوظ رکھے تو کیا خدا کی ان نعمتوں پر شکر کرتے ہو" (یعنی یہ امور ہماری قدرت و طاقت سے بعید نہیں ہیں)۔ سب سے پہلے جس نے زرہ بنائی وہ حضرت داؤدؑ تھے۔ پہلے لوگ آہنی ٹکڑے سینہ پر باندھتے تھے اور اُس کی گرانی سے جنگ نہیں کر سکتے تھے۔ پس خدا نے لوہے کو اُن کے ہاتھ میں مثل خمیر کے نرم کر دیا اور وہ اپنے ہاتھ سے زرہ بناتے تھے جو ہلکی ہونے کی وجہ سے آلات حرب سے جسم کی حفاظت کرتی تھی۔ منقول ہے کہ حضرت (صادقؑ) پر کوئی کام دشوار ہوتا تو اُس کو روز شنبہ کو کرتے جس روز خدا نے حضرت داؤدؑ کے لئے لوہا نرم فرمایا۔ دوسری جگہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ "ہم نے لوہے کو ان کے لئے (مثل موم کے) نرم کر دیا اور حکم دیا کہ کشادہ زرہیں اور اندازہ کے موافق اُن کے حلقے بناؤ اور نیک اعمال بجالاؤ کیونکہ جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میں سب دیکھتا ہوں"۔ ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے کہ "ہم نے داؤدؑ و سلیمانؑ کو علم بزرگ عطا کیا انہوں نے کہا کہ تمام تعریفیں اور ستائش خدا کے لئے سزاوار ہے جس نے ہم کو فضیلت و برتری اپنے بہت سے مومن بندوں پر عطا فرمائی۔ روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے داؤدؑ و سلیمانؑ کو وہ آیات و معجزات عطا فرمائے جو کسی پیغمبر کو نہیں عطا فرمایا (یعنی) تعلیم کی ان کو زبان طیور اور ان کے لئے آہن اور رانگے کو نرم کیا بغیر آگ کے اور پہاڑ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور اُن پر زبور نازل کیا جس میں توحید و تمجید الٰہی اور دُعا و مناجات تھی اور زبور میں پیغمبرؐ خدا، امیر المومنین علیؑ اور ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں خبریں تھیں۔ اور ائمہ و مومنین کے رجعت کے حالات اور حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کے ظہور کی خبریں مذکور تھیں جیسا کہ خداوند عالم قرآن میں فرماتا ہے "ہم نے زبور میں (پیغمبرؐ آخر الزمان کے) ذکر کے بعد لکھا تھا کہ زمین ہمارے نیک بندوں کو میراث میں پہنچے گی" جس سے بہت حدیثوں کے موافق ائمہ معصومین مراد ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی کہ تم ایک نیک و شائستہ بندہ ہوتے اگر اپنے ہاتھ سے محنت کر کے اپنا رزق حاصل کرتے اور بیت المال سے نہ کھاتے۔ حضرت یہ سُن کر بہت روئے تو خدا نے لوہے کو وحی کی کہ میرے بندے داؤدؑ کے لئے نرم ہو جا۔ غرض داؤدؑ ایک زرہ روز تیار کرتے اور ایک ہزار درھم پر فروخت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تین سو ساٹھ زرہیں بنائیں اور تین لاکھ ساٹھ ہزار میں فروخت کیں اور بیت المال سے بے نیاز ہو گئے اور حضرت علیؑ نے اپنے کسی خطبہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو تاسّی کرو۔ داؤدؑ صاحب مزامیر کی جو زبور کو خوش الحانی سے تلاوت فرماتے تھے۔ وہ قارئی اہل بہشت ہوں گے۔ وہ زنبیلیں خرما کے چھال کی بُنتے تھے اور اپنے اصحاب سے فرماتے کہ تم میں کون ایسا ہے جو اس کو لے جا کر فروخت کرے وہ اس کی قیمت سے جو کی روٹی خرید کر نوش فرماتے تھے۔ (مولف فرماتے ہیں کہ شاید زنبیل کا بننا لوہا نرم ہونے سے پہلے کا مشغلہ رہا ہو گا اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت کی آواز اس قدر دلکش تھی کہ جب محراب عبادت ہیں (زبور) کی تلاوت فرماتے تو مرغان ہوا آپ کے سر پر ہجوم کر لیتے اور وحشیان صحرا آواز سُنتے ہی بے تابانہ لوگوں کے درمیان سے حضرت کے پاس آکر جمع ہو جاتے جن کو ہاتھ سے پکڑ لیا جا سکتا اور بہت سی احادیث معتبرہ میں منقول ہے کہ وہ ایک روزہ رکھتے اور ایک روز افطار فرماتے تھے)۔ روایت کے مطابق ایک روز حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ آج خدا کی ایسی عبادت کروں گا اور زبور کی اس طرح تلاوت کروں گا کہ ایسی کبھی نہ کی ہو گی۔ پھر اپنے محراب عبادت میں تشریف لے گئے اور بندگی کی جو شرط تھی بجا لائے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے ناگاہ ایک مینڈک وہیں ظاہر ہوا اور بحکم خدا بولا کہ اے داؤدؑ کیا تمہیں یہ عبادت و قرات جو تم نے آج کی ہے پسند آئی۔ حضرت نے فرمایا ہاں۔ مینڈک نے کہا تم کو اس عبادت و قرات پر خوش نہ ہونا چاہیئے۔ میں ہر شب خدا کی ہزار تسبیح کرتا ہوں جن میں ہر ایک سے تین ہزار تسبیحیں مجھ پر (شاخ کی طرح) پھیلتی اور پیدا ہوتی ہیں حالانکہ میں پانی کی تہ میں ہوتا ہوں اور کسی طائر کی

آواز ہَوا میں سُنتا ہوں تو خیال ہوتا ہے کہ وہ بھوکا ہے اس لئے پانی کی سطح پر اُبھر آتا ہوں تا کہ وہ مجھے کھالے بغیر اس کے کہ کوئی گناہ مجھ سے ہوا ہو۔ اسیطرح کی ایک اور روایت ہے کہ داؤدؑ ایک روز محراب عبادت میں تھے ناگاہ ایک سُرخ کیڑا محراب کی جانب حرکت کرتا ہوا اُن کے سجدے کی جگہ تک پہنچا۔ حضرت داؤدؑ نے دیکھا تو یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا نے اس کو کس واسطے پیدا کیا ہے۔ تو خدا نے آپ کو تنبیہ و تادیب کے لئے اُس کیڑے کو گویا فرمایا اُس نے بحکم خدا کہا کہ اے داؤدؑ تم نے میرے آواز سنی یا سخت پتھر پر میرے پیروں کا نشان دیکھا۔ حضرت نے فرمایا نہیں اُس نے کہا یقیناً عالموں کا پروردگار میرے پیروں کو چاپ اور سانس کی صدا اور میری آواز سُنتا ہے اور میرے قدموں کا اثر سنگ سخت پر دیکھتا ہے لہٰذا اپنی آواز کو دھیمی کرو اور اُس کی بارگاہ میں اس قدر فریاد نہ کرو۔ دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ حج کے لئے آئے اور عرفات میں حاضر ہوئے اور وہاں لوگوں کی کثرت ملاحظہ فرمائی تو پہاڑ کی بلندی پر تشریف لے گئے اور تنہا دُعا میں مشغول ہوئے۔ جب مناسک حج سے فارغ ہوئے تو جبرئیلؑ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ تم پہاڑ پر کیوں گئے تھے کیا تم نے سمجھا تھا کہ تمہاری آواز دوسروں کی آوازوں کی وجہ سے مجھ سے پوشیدہ رہ جاتی؟ پھر حضرت جبرئیلؑ، داؤدؑ کو جدہ کی جانب لے گئے اور وہاں سے اُن کو دریا کی تہہ میں پہنچایا اور چالیس روز کی راہ تک لے گئے جیسے کہ میدانوں میں چلتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک پتھر تک پہنچے اور اُس کو شگافتہ کیا اُس میں ایک کیڑا نظر آیا تو حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ میں دریا کی گہرائی میں اس پتھر کے اندر اس کیڑے کی آواز سُنتا ہوں اور اس کے حال سے غافل نہیں ہوں اور تم نے یہ گمان کیا کہ میں تمہاری آواز دوسروں کی آوازوں کے مل جانے سے نہ سُن سکتا۔ (مولف فرماتے ہیں کہ یہ ظاہر

ترجمہ، اور سلیمان اور داؤد کے قائم مقام ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ لوگو! ہمیں (خدا کی طرف سے) جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز عنایت فرمائی گئی ہے۔ بے شک یہ (اُس کا) صریح فضل ہے

سورۃ النمل ﴿١٦﴾

ہے کہ حضرت داؤدؑ پر یہ امر پوشیدہ نہ تھا کہ علم الٰہی تمام چیزوں پر محیط ہے لیکن چاہا کہ دُعا میں لوگوں سے ممتاز رہیں۔ چونکہ یہ فعل ایسے گمان کا مظہر تھا اس لئے حق تعالیٰ نے آپؑ کو تنبیہ فرمائی کہ جب کوئی امر مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے تو دوسروں کے ساتھ دُعا میں شریک رہنا بہتر ہے اس سے کہ اُن سے کنارہ کیا جائے یا شاید آنحضرت کے اس فعل سے دوسروں کو یہ توہم ہوا ہو اور خدا نے آنحضرت کی تنبیہ اور دوسروں کی تعلیم کے لئے یہ امر آنحضرت پر ظاہر فرمایا ہو کہ اُن لوگوں پر ظاہر کریں تاکہ یہ توہم اُن کا زائل ہو۔ واللہ اعلم)۔

روایت ہے کہ حضرت داؤدؑ نے خدا سے سوال کیا کہ اپنے بندوں کے درمیان جس طرح تو فیصلہ آخرت میں کرے گا اُن میں سے ایک فیصلہ مجھے بھی دکھادے۔ حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ جس امر کا تم نے سوال کیا اپنی مخلوق میں کسی پر میں نے ظاہر نہیں کیا اور سزاوار نہیں ہے کہ کوئی میرے سوا اس طرح حکم کرے۔ حضرت نے دوبارہ یہی خواہش کی تو جبرئیلؑ نازل ہوئے اور کہا کہ تم نے وہ سوال کیا ہے جو کسی پیغمبر نے نہیں کیا تھا۔ خدا نے تمہاری دُعا قبول فرمائی کل جو پہلا مقدمہ تمہارے سامنے آئے گا اُس میں حکم آخرت خداوند عالم تم پر ظاہر فرمائے گا۔ دوسرے روز جب حضرت نے اجلاس فرمایا ایک بوڑھا شخص ایک جوان سے دست و گریباں داخل ہوا۔ اُس جوان کے ہاتھ میں انگور کا ایک خوشہ تھا۔ مرد پیر نے کہا یا حضرت یہ شخص بغیر میری اجازت کے میرے باغ میں داخل ہوا۔ میرے انگور کے درختوں کو خراب کیا انگور بھی کھایا۔ حضرت نے اُس جوان سے پوچھا اُس نے کہا بیشک میں نے ایسا کیا ہے۔ خدا نے حضرت پر وحی فرمائی کہ اگر ان کے درمیان آخرت کے مطابق حکم کروں گا تو تم اُس کے متحمل نہ ہو سکو گے اور نہ بنی اسرائیل قبول کریں گے۔ اے داؤدؑ وہ باغ اسی جوان کے باپ کا ہے اس شخص نے اس کے باغ

ترجمہ، اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں تمہارا پروردگار ان سے خوب واقف ہے۔ اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت بخشی اور داؤد کو زبور عنایت کی ﴿۵۵﴾ سورۃ الاسراء

میں جا کر اُس کو قتل کیا اور اُس کا چالیس ہزار درم غصب کیا اور باغ کے ایک کنارے دفن کر دیا ہے۔ لٰہذا اُس جوان کے ہاتھ میں تلوار دے کر حکم دو کہ اس بڑھے شخص کو قتل کر کے اپنے باپ کا قصاص لے اور باغ اسی جوان کو دے دو اور کہہ دو کہ باغ کے فلاں مقام کو کھود کر اپنا مال نکال لے۔ حضرت داؤدؑ نے ایسا ہی کیا۔ تو بنی اسرائیل نے چیخ و پکار شروع کی اور کہنے لگے کہ مظلوم کے ساتھ آپ نے ایسا کیا (جو عدل کے خلاف تھا) پھر داؤدؑ تم نے دُعا کی کہ خداوندا مجھے اس بلا سے نجات عطا فرما۔ وحی نازل ہوئی کہ اے داؤدؑ تم نے حکم واقع کی مجھ سے خواہش کی تھی۔ (تو حکم واقع یہی تھا کیونکہ) جو شخص دعویٰ لیکر آیا تھا وہ خود مدعاعلیہ کے باپ کا قاتل تھا اور اس نے اس کا مال غصب کر لیا تھا۔ میں نے حکم دے دیا کہ مدعیٰ علیہ اپنے باپ کے قتل کے عوض مدعیٰ کو قتل کرے اور اپنے باپ کا مال اُس سے حاصل کرے۔ اُس کا باپ فلاں باغ میں فلاں درخت کے نیچے مدفون ہے۔ اُس جگہ جاؤ اور اُس کا نام لیکر آواز دو وہ جواب دیگا اُس سے دریافت کرو کہ کس نے اُس کو قتل کیا ہے۔ حضرت داؤدؑ یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے اور بنی اسرائیل سے کہا خدا نے مجھ کو اس بلا سے نجات بخشی اور سب کو ہمراہ لے کر حضرت اس درخت کے پاس پہنچے۔ اُس مقتول کا نام لے کر پکارا۔ اس نے جواب دیا کہ لبیک اے خدا کے رسول حضرت نے پوچھا تجھ کو کس نے قتل کیا ہے اُس نے کہا فلاں شخص نے اور میرا سب مال وہی لے گیا۔ یہ معلوم ہوا تو بنی اسرائیل راضی ہوئے۔ پھر حضرت داؤدؑ نے خدا سے التجا کی کہ حکم واقعی اُن سے اُٹھائے۔ تو خدا نے وحی فرمائی کہ میرے بندے دُنیا میں حکم واقع کی تاب نہیں لا سکتے لٰہذا مدعی سے گواہ طلب کیا کرو اور مدعیٰ علیہ کو قسم دے کر حالات معلوم کر کے فیصلہ کرو اور حکم واقع مجھ پر چھوڑ دو کہ میں بروز قیامت (اسی کے مطابق) اُن کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ اسی طرح ایک اور واقعہ روایتوں میں ہے کہ دو شخصوں کے درمیان ایک گائے کے بارے میں جھگڑا ہوا اور دونوں نے گائے کو اپنی ملک ثابت کرنے کے لئے گواہ پیش کئے۔ حضرت داؤدؑ نے محراب عبادت میں جا کر

مناجات کی کہ پروردگارا میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے عاجز ہوں تو حکم کر۔ خدا نے وحی فرمائی کہ جس شخص کے ہاتھ میں گائے کی ڈور ہے اُس سے لیکن گائے کو دوسرے شخص کے سپرد کردو اور اُس کی گردن مار دو۔ حضرت نے ایسا ہی کیا تو بنی اسرائیل نے شور مچایا کہ یہ کیسا فیصلہ ہے۔ حضرت داؤدؑ پھر محراب عبادت میں آئے اور دعا کی کہ خدایا بنی اسرائیل اُس حکم پر راضی نہیں ہیں۔ خدا نے وحی فرمائی کہ اُس شخص نے جس کے ہاتھ میں گائے تھی دوسرے شخص کے باپ کو قتل کیا تھا اور گائے اس سے لے لی تھی۔ لہذا آئندہ جب ایسا معاملہ تمہارے پاس آئے تو شرع کے حکم ظاہری پر عمل کرو اور مجھ سے سوال مت کرنا کہ ان کے درمیان فیصلہ کروں۔ میرا فیصلہ روز قیامت پر چھوڑ دو۔

منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں آسمان سے ایک زنجیر لٹکی رہتی۔ جس کے ذریعہ سے لوگ اپنا فیصلہ کرتے تھے یعنی جو سچا ہوتا اُس کا ہاتھ زنجیر تک پہنچ جاتا تھا اور جو جھوٹا ہوتا اُس کا ہاتھ نہ پہنچتا چنانچہ ایک شخص نے ایک شخص کو ایک موتی سپرد کیا (طلب کرنے پر) اُس نے انکار کیا اور اپنی لاٹھی کے درمیان چھپا دیا تھا۔ مالک گوہر نے اُس سے کہا کہ زنجیر کے پاس چلو تا کہ حق و باطل کا اظہار ہو (وہ شخص راضی ہو گیا اور زنجیر کے پاس دونوں پہنچے) پہلے اصل مالک نے زنجیر پکڑنا چاہا زنجیر اُس کے ہاتھ میں آگئی (گویا یہ ثابت ہوا کہ اس نے موتی اس شخص کو دیا اور اپنے اس دعوے میں سچا ہے) پھر دوسرے کی باری آئی تو اس نے اپنا عصا (جس میں موتی چھپا رکھا تھا) صاحب مال کو دے کر کہا کہ اس کو لے لو تو میں زنجیر پکڑوں۔ اس حیلہ سے زنجیر اُس کے ہاتھ میں بھی آگئی کیونکہ موتی عصا کے اندر تھا اور عصا اُس نے موتی کے اصل مالک کو اُس وقت دے دیا تھا۔ غرض ایسی مکاری جب کی گئی تو خدا نے زنجیر آسمان پر اُٹھالی اور حضرت داؤدؑ کو حکم دیا کہ گواہ اور قسم کے ذریعہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔ منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ جب

ظاہر ہوں گے تو حضرت داؤدؑ کے فیصلہ کے مطابق خود اپنے علم سے فیصلہ فرمایا کریں گے حکم واقع کے طور پر اور گواہ وغیرہ طلب نہ کریں گے۔

علی ابن ابراہیم نے بسند حسن حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جب جناب مقدس ایزدی تعالیٰ شانہ نے حضرت داؤدؑ کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا اور زبور اُن پر نازل کی پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تسبیح کریں اور اس کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت داؤدؑ نماز سے فارغ ہوتے حضرت کے وزیر کھڑے ہوتے اور خدا کی حمد و تسبیح و ثنا بجالاتے اور گذشتہ پیغمبروں میں سے ایک ایک کی مدح کرتے اور اُن کے فضائل اور افعال پسندیدہ کا ذکر کرتے اور ان کے شکر وعبادات اور بلاؤں پر صبر کو بیان کرتے اور داؤدؑ کا ذکر نہ کرتے۔ تو داؤدؑ نے مناجات کی کہ پالنے والے تو نے اپنے پیغمبروں کی ثنا کی میری نہ کی۔ تو وحی نازل ہوئی کہ ان بندوں کا میں نے امتحان لیا ان کو بلاؤں میں مبتلا کیا اس پر انہوں نے صبر و شکر سے کام لیا اس لئے میں نے ان کی مدح و ثنا کی۔ داؤدؑ نے کہا پالنے والے میرا بھی امتحان لے مجھے بھی مبتلا کر تا کہ میں بھی صبر کروں اور ان کے درجہ تک پہنچوں۔ ارشاد ہوا کہ اے داؤدؑ عافیت کے بدلے بلا کو اختیار کرتے ہو تو بہتر ہے میں نے ان پیغمبروں کا امتحان ان کی لاعلمی میں لیا۔ لیکن تم کو آگاہ کئے دیتا ہوں کہ فلاں مہینے فلاں روز فلاں سنہ میں تم کو مبتلا کروں گا اور امتحان لوں گا۔ حضرت داؤدؑ کا معمول تھا کہ ایک روز لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرتے اور ایک روز عبادت الٰہی کے لئے تنہائی اختیار کرتے جب وہ دن آیا۔ جس روز امتحان میں مبتلا کرنے کا خدا نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت داؤدؑ نے اپنے کو عبادت میں بہت منہمک کر دیا اور محراب عبادت میں جا کر تنہا بیٹھے اور لوگوں کو منع کر دیا کہ کوئی ان کے پاس نہ آئے۔

ترجمہ، (اے پیغمبر) یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو صاحب قوت تھے (اور) بے شک وہ رجوع کرنے والے تھے (۱۷) سورۃ ص

منقول ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام داخل مسجد ہوئے۔ ناگاہ ایک جوان آپ کی خدمت میں روتا ہوا آیا۔ اس کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا۔ جو اس کو تسلی و تشفی دے رہے تھے۔ حضرت نے اس سے پوچھا کہ کیوں روتا ہے عرض کی یا حضرت شریح قاضی نے میرے معاملہ کا وہ فیصلہ کیا ہے جس کو میں نہیں سمجھ سکتا۔ یہ لوگ میرے باپ کو اپنے ساتھ سفر میں لے گئے تھے۔ اب یہ لوگ واپس آئے ہیں اور میرے باپ کو نہیں لائے۔ میں نے پوچھا وہ کہاں ہے تو کہتے ہیں مر گیا۔ میں نے پوچھا کہ اس کا سارا مال کیا ہوا۔ کہتے ہیں کہ اس نے کچھ مال نہیں چھوڑا ہے۔ میں ان کو قاضی شریح کے پاس لے گیا۔ اُس نے ان لوگوں کو قسم دے کر حال معلوم کیا (اور چھوڑ دیا)، حالانکہ یا امیر المومنینؑ میں جانتا ہوں کہ میرا باپ اپنے ہمراہ بہت مال لے گیا تھا۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا واپس چلو اور قاضی شریح کے پاس تشریف لائے اور پوچھا ان کے درمیان تو نے کس طرح فیصلہ کیا۔ اُس نے عرض کی اس جوان نے دعٰوی کیا۔ میرا باپ ان لوگوں کے ساتھ سفر کو گیا تھا واپس نہیں آیا اور نہ اُس کا کچھ مال ہی یہ لوگ لائے اور کہتے ہیں کہ اس نے کچھ مال نہیں چھوڑا۔ میں نے جوان سے پوچھا کہ تیرا کوئی گواہ ہے اُس نے کہا نہیں تو میں نے ان لوگوں کو قسم دے کر معلوم کیا۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا افسوس اس معاملہ میں اس طرح حکم و فیصلہ تو کرتا ہے۔ خدا کی قسم اس قضیہ کا اُس طرح فیصلہ کروں گا کہ میرے قبل سوائے داؤدؑ پیغمبر کے کسی نے نہیں کیا ہے۔ پھر قنبر سے فرمایا کہ لشکر کے پہلوانوں کو بلاؤ وہ حاضر ہوئے تو اُن میں سے ہر ایک کو اُس جماعت کے ایک ایک شخص پر موکل فرمایا پھر اُن لوگوں سے پوچھا کہ کیا کہتے ہو شاید تم یہ گمان کرتے ہو کہ جو کچھ تم نے اس کے باپ کے ساتھ کیا ہے میں نہیں جانتا اگر اتنا بھی نہ سمجھ سکا تو پھر نادان و نا سمجھ ہی ٹھہرا۔ پھر حکم دیا کہ ان کو الگ الگ کر کے مسجد کے ایک ایک ستون کے پیچھے کھڑا کرو اور اُن کے سروں کو اُن کے کپڑوں سے چھپا دیا تا کہ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ پھر اپنے کاتب (پیشکار) عبداللہ بن رافع کو طلب کیا وہ قلم و کاغذ

لے کر حاضر ہوااور حضرت خود تخت عدالت پر متمکن ہوئے۔لوگ حضرت کے گرد جمع تھے ان سے فرمایا کہ جب میں اللہ اکبر کہوں اُن میں سے ایک کو حاضر کرو۔ چنانچہ پہلے اُن میں سے ایک شخص کو طلب فرما کر اپنے سامنے بٹھایااور اُس کے سر و چہرہ سے کپڑا ہٹایااور عبداللہ بن رافع کو حکم دیا کہ جو کچھ میں کہوں لکھتے جاؤ۔ اور اُس سے سوال کرنا شروع کیا کہ کس روز اپنے اپنے گھروں سے تم لوگ روانہ ہوئے اور اس کا باپ تمہارے ساتھ تھا۔اُس نے کہا۔ فلاں روز۔ فرمایا کونسا مہینہ تھا اُس نے مہینہ کا نام لیا۔ پوچھا کس منزل پر پہنچے کہا فلاں منزل پر۔ پوچھا کس کے مکان میں قیام کیا۔ کہا فلاں، پھر پوچھا وہ کس مرض میں مبتلا ہوا تھا کہا فلاں مرض میں۔ پوچھا وہ کتنے دن بیمار رہا کہا اتنے دنوں۔ اسی طرح اور تمام سوالات کیئے کہ کس روز اس نے انتقال کیا۔ کس نے اس کو غسل دیا کس نے کفن پہنایا اور کفن اس کا کیسا تھا۔ کس نے نماز میت پڑھی۔ کون اُس کو قبر میں لے گیا۔ پھر حضرت نے اللہ اکبر فرمایا۔ تمام حاضرین نے تکبیر کہی۔ اُس شخص کے ساتھیوں نے یقین کر لیا کہ اُس نے اپنے اور اپنے تمام ساتھیوں کے متعلق اقرار کر لیا کہ اُس کے باپ کو قتل کیا ہے۔ اسی لئے تمام حاضرین صدائے تکبیر بلند کر رہے ہیں۔ پھر حضرت کے حکم سے اُس کے سر اور مُنہ کو چھپا کر اس کی جگہ پر پہنچا دیا۔ اور دوسرے شخص کو بُلایا اور اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ تو سمجھتا تھا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ تم لوگوں نے کیا کیا ہے۔ اُس نے کہا یا امیر المومنینؑ میں بھی اُن میں سے تھا (مگر) اُس کے قتل پر راضی نہ تھا اور اقرار جرم کر لیا۔ اسی طرح ایک ایک کر کے سب کو طلب کیا۔ سب نے اقرار جرم کیا آخر میں پھر اُسی شخص کو بُلایا جسے سب سے پہلے طلب کیا تھا اور اُس نے بھی اقرار کیا۔ کہ ہم سب نے اس شخص کے باپ کو قتل کیا ہے اور اس کا مال لیا ہے۔ غرض حضرت نے ان سب پر اس جوان کا مال اور خون ثابت کر دیا۔ شریح قاضی نے عرض کی یا مولا حضرت داؤدؑ نے کس طرح فیصلہ کیا تھا وہ بھی ارشاد فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک روز حضرت کا گذر ہوا کچھ لڑکوں کی طرف جو کھیل رہے تھے اور ایک لڑکے کو مَاتَ الدِّینُ

کہہ کر پکارتے تھے (یعنی دین مر گیا) حضرت داؤدؑ نے اُس لڑکے کو اپنے پاس بُلایا اور پوچھا کہ تیرا یہ نام کس نے رکھا ہے۔ اُس نے کہا میری ماں نے تو داؤدؑ اُس لڑکے کو ساتھ لے کر اُس کی ماں کے پاس گئے اور پوچھا کہ تمہارے اس فرزند کا نام کس نے رکھا ہے اُس نے کہا اُس کے باپ نے آپ نے دریافت فرمایا کہ کس طرح؟ واقعہ بیان کرو عورت نے کہا اس کا باپ ایک جماعت کے ساتھ سفر میں گیا اُس وقت یہ لڑکا میرے شکم میں تھا۔ وہ جماعت سفر سے واپس آئی اور میرا شوہر نہیں آیا۔ میں نے اُن لوگوں سے اُس کا حال پوچھا تو اُن لوگوں نے بتایا کہ وہ مر گیا۔ میں نے پوچھا کہ اُس کا مال و سامان سب کیا ہوا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اُس نے کچھ مال نہیں چھوڑا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کوئی وصیت کی ہے کہا ہاں اور وہ یہ کہ میری زوجہ حاملہ ہے اُس سے کہہ دینا کہ لڑکی ہو یا لڑکا اُس کا نام مَاتَ الدِّین رکھنا۔ اس لئے میں نے اس کا نام مات الدین رکھا ہے۔ حضرت نے پوچھا کہ تم اُس جماعت کو پہچانتی ہو آیا وہ لوگ زندہ ہیں یا مر گئے۔ عورت نے کہا وہ سب زندہ ہیں اور میں ان کو پہچانتی ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے چل کر ان سب کو بتلاؤ۔ حضرت داؤدؑ اُس عورت کے ساتھ ہر ایک کے گھروں پر گئے اور سب کو بلایا اور اسی طرح اُن کے درمیان فیصلہ کیا یہاں تک اُن سب نے اپنے جرم کا اقبال کیا اور خون اور مال اُن پر ثابت کیا اور عورت سے فرمایا کہ اب اس لڑکے کا نام عاش الدین رکھو۔ یعنی دین زندہ ہو گیا۔

حضرت داؤدؑ کے ترک اولیٰ کا بیان:

مذہب شیعہ کی بنا پر اور بعض مخالفین فرقے کی مختار کے مطابق جو پیغمبروں سے صدور گناہ جائز نہیں جانتے حضرت داؤدؑ کے استغفار کرنے کے بارے میں اختلاف ہے کہ کس سبب سے تھا اور خدا کی جانب سے اُن کا کیا امتحان تھا اس کے چند قصّے بیان ہیں۔ اوّل یہ کہ استغفار کرنا اس لئے نہیں تھا بلکہ خدا کی بارگاہ میں اظہار عجز و خشوع کے سبب سے تھا۔ دوم یہ کہ اوریا نے ایک

عورت کی خواستگاری کی تھی۔ اس کے بعد حضرت داؤدؑ نے بھی اس کی خواستگاری کی اوریا کے لئے کوئی زوجہ نہ تھی۔ اور حضرت داؤدؑ کی ننانولے بی بیان تھیں۔ اس لئے اولیٰ یہ تھا کہ اُس عورت کو اوریاہی کے لئے چھوڑ دیتے (اور اس کے لئے پیغام نہ بھیجتے) لیکن ایسا نہیں کیا اس سبب سے خدا نے اس طرح عتاب فرمایا۔ سوئم یہ کہ داؤدؑ نے اوریا کو جنگ کے لئے بھیجا تھا۔ اس کی شہادت کی خبر سُن کر زیادہ متاثر نہیں ہوئے کیونکہ اس کی زوجہ حسین تھی اور آپ نے اس کو اپنی زرجیت میں لے لیا۔ یہ بھی مکروہ بات تھی جو آنحضرتؑ کی شان کے مناسب نہ تھی لیکن گناہ نہ تھا۔ پھر خدا نے دو فرشتوں کو حضرت کی تنبیہ کے لئے بھیجا۔ چہارم یہ کہ وہ دونوں (جو حضرت کے پاس فیصلہ کرنے آئے تھے) ملک نہ تھے بلکہ چور تھے۔ حضرت کو نقصان پہنچانے آئے تھے۔ چونکہ ان کو موقع نہ ملا اس لئے اپنی حرکت پوشیدہ رکھنے کی غرض سے یہ بات بنائی اور داؤدؑ نے سمجھا کہ وہ (در حقیقت) چور ہیں اور اُن کو سزا دینا چاہا اور یہ حضرت کا گمان تھا (یقین نہ تھا) جو ترک اولیٰ تھا اس لئے استغفار کیا اور ان دونوں سے معترض نہ ہوئے۔ پنجم یہ کہ عتاب خدا اس لئے تھا کہ جب مدعی نے اپنا بیان دیا تو قبل اس کے کہ مدعا علیہ سے دریافت کرتے فرمادیا کہ اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے اور حضرت کی غرض یہ تھی کہ اگر تو سچ کہتا ہے تو اُس نے ظلم کیا اور بہتر یہ تھا کہ جب تک مدعا علیہ سے جواب اور صفائی نہ سُن لیتے نہ کہتے اس لئے اس ترک اولیٰ پر استغفار کیا۔

جیسا کہ بسند معتبر منقول ہے کہ علی بن الجہم نے مجلس مامون میں حضرت امام رضا علیہ و علیٰ

ترجمہ، اور داؤد اور سلیمان (کا حال بھی سن لو کہ) جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ (کرنے کا طریق) سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ سورۃ الأنبياء

آبائے الصلوٰۃ والسلام سے اس بارے میں دریافت کیا حضرت نے فرمایا تمہارے علماء کیا کہتے ہیں۔ علی بن الجہم نے کہا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز داؤدؑ علیہ السلام اپنے عبادت خانہ میں نماز پڑھ رہے تھے ناگاہ شیطان ایک خوبصورت پرندہ کی شکل میں ظاہر ہوا۔ حضرت داؤدؑ نے اپنی نماز قطع کر دی اور اس طائر کو پکڑنے لگے، وہ پرندہ گھر میں چلا گیا حضرت اُس کے پیچھے دوڑے وہ کوٹھے پر جا کر بیٹھ گیا۔ حضرت بھی اوپر پہنچے اور حضرت کی نظر اوریا کے گھر پر پڑی۔ دیکھا کہ زن اوریا برہنہ غسل کر رہی ہے۔ حضرت دیکھتے ہی اس کی محبت میں بیقرار ہو گئے۔ اوریا کو کسی جنگ پر بھیجا تھا۔ سپہ سالار کو لکھا کہ اوریا کو لشکر مخالف کے سامنے تمام صفوں سے مقدم رکھے۔ اوریا کو لشکر کے سب سے آگے رکھا گیا اُس نے جنگ فتح کر لی اور کافروں پر غالب ہوا جب حضرت داؤدؑ کو اطلاع ہوئی تو آپ غمگیں ہوئے۔ دوسری بار پھر لکھا کہ اس کو جنگ میں تابوت (سکینہ) سے بھی آگے رکھنا جب ایسا کیا گیا تو وہ شہید ہو گیا۔ حضرت داؤدؑ نے اس کی عورت سے نکاح کیا۔ حضرت امام رضاؑ نے اس قصّہ کو اس ذلیل وجہ کے ساتھ سُنا تو اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر فرمایا "اناللہ واناالیہ راجعون" (ارے کیا غضب ہے) تم لوگ ایک پیغمبر کو ایسی نسبت دیتے ہو کہ اُس نے نماز کو حقیر سمجھا اور ایک پرندے کے لئے نماز قطع کر دی اور ایک عورت پر عاشق ہوا۔ اس سبب سے اُس کے شوہر کو قتل کرا دیا۔ علی بن الجہم نے عرض کی یا ابن رسول اللہ پھر ان کی کیا غلطی تھی۔ حضرت نے فرمایا کہ داؤدؑ کو گمان ہوا کہ خدا نے اُن سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار (ان کے زمانہ میں) کسی اور کو پیدا نہیں کیا۔ خدا نے دو فرشتوں کو بھیجا جو ان کے مکان کے کوٹھے کی دیوار سے گذر کر اوپر پہنچے۔ مدعی نے اپنا دعوےٰ بیان کیا جیسا کہ خدا نے نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے قبل اس کے کہ دوسرے سے اُس کا بیان سنتے کہ جو کچھ تیرے حق میں مدعی کہہ رہا ہے صحیح ہے یا نہیں اور مدعی سے اس کے بیان پر گواہ طلب کرتے فرمادیا کہ اس نے تجھ پر ظلم کیا ہے کہ

ترجمہ، جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے ﴿۷۸﴾ سورۃ المائدۃ

تیری ایک بھیڑ بھی لیکر اپنی بھیڑوں میں ملا لینا چاہتا ہے۔ یہی غلطی اور ترک اولیٰ تھا جو فیصلہ کرنے میں حضرت سے صادر ہوا نہ وہ سب کچھ جو تم (اوریا کی زوجہ سے متعلق) بیان کرتے ہو کیا تم نے غور نہیں کیا کہ حق تعالیٰ اس کے بعد ارشاد فرماتا ہے کہ اے داؤدؑ ہم نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا لہٰذا لوگوں کے درمیان حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ پھر علی بن الجہم نے پوچھا یا بن رسول اللہ پھر اوریا کا کیا معاملہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ جناب داؤدؑ کے زمانہ میں قانون شریعت یہ تھا کہ جس عورت کا شوہر مر جائے یا قتل ہو جائے تو اس کی بیوہ تمام عمر کوئی دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھی اور حضرت داؤدؑ پہلے شخص ہیں جن کے لئے خدا نے ایسی عورت حلال کر دی جس کا شوہر مار ڈالا گیا جب اوریا قتل ہو گیا تو ایام عدۂ گذر جانے کے بعد حضرت داؤدؑ نے اُس کی عورت کی خواستگاری کی یہ امر اوریا کی روح پر گراں ہوئی کہ سب سے پہلی مرتبہ حضرت نے یہ حکم اُس کی زوجہ کے بارے میں جاری فرمایا۔

اوریا کا قصّہ جس کو حضرت داؤدؑ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے اہلسنت میں سے ان لوگوں کا افترا ہے پیغمبران خدا سے گناہ کا صدور جائز سمجھتے ہیں چونکہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ گناہوں سے پیغمبروں کے معصوم ہونے کا اعتقاد ضروریات دین شیعہ سے ہے لہٰذا فقہ حقہ شیعہ اکثر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی اصلیت نہیں جیسا کہ ابو بصیر سے منقول ہے کہ حضرت صادقؑ سے میں نے پوچھا کہ حضرت کیا فرماتے ہیں زن اوریا اور حضرت داؤدؑ کے بارے میں جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ عامہ افترا کرتے ہیں اور دوسری حدیث موثق میں منقول ہے کہ انہی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر اس شخص پر مجھے قابو حاصل ہو جائے جو یہ کہتا ہے کہ داؤدؑ نے اوریا کی زوجہ کو حاصل کیا تو اس پر دو حد جاری کروں ایک محض جھوٹ بولنے کی وجہ سے اور دوسری خدا کے پیغمبر کی شان میں ناسزا کہنے سے۔ اسی مضمون (کی حدیث) عامہ نے حضرت امیر المومنینؑ سے بھی روایت ہے۔

خداوند عالم نے فرمایاہے کہ میرے بندے داؤدؑ کو یاد کرو۔وہ بندگی واطاعت میں صاحب قوت وتوانا تھے اور خدا کی جانب بہت رجوع کرنے والے تھے۔بیشک ہم نے پہاڑوں کو (ان کے واسطے) تسخیر کیاکہ ان کے ساتھ شام وصبح تسبیح کریں۔ہم نے مسخر کیا تھاطائروں کو کہ اُن کے پاس پہاڑوں سے آکر جمع ہوتے تھے۔جبکہ وہ تسبیح کرتے تھے وہ سب بھی اُن کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے۔اور ہم نے اُن کی بادشاہی کو مضبوط کیااور اُن کو حکمت عطا کی یعنی پیغمبری، کمال، علم وعمل کے ساتھ اور حق وباطل میں فرق کرنے والا خطاب (عطافرمایا)اور (اے ہمارے حبیب) کیاتمہارے پاس اُن کی خبر بھی آئی۔ جنھوں نے اپنے باہمی مخاصمہ ونزاع کو دیوار محراب سے کوٹھے پر داؤدؑ کے پاس پہنچ کر پیش کیا۔جب وہ لوگ داؤدؑ کے پاس پہنچے تو وہ خوفزدہ ہوگئے۔ ان دونوں فریق نے کہا (یاحضرت) آپ خوف نہ کیجئے ہم دونوں انصاف کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں۔ہم میں سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیاہے لہٰذا ہمارے درمیان حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کردیجئے اس طرح کہ کسی پر ظلم نہ ہواور راہ راست کی ہم کو ہدایت کیجئے۔بلاشبہ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری اس بھیڑ کو بھی لے لے اور مجھ پر زیادتی کرتا ہے اور لڑائی جھگڑا کرتا ہے۔داؤدؑ نے کہا کہ پھر تو اس نے تجھ پر ظلم کیا یہ سوال کرکے کہ تیری بھیڑ بھی لے کر اپنی بھیڑوں میں شامل کرلے۔کوئی شک نہیں کہ بعض شرکا، بعض پر ظلم کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور وہ بہت کم ہیں۔اور داؤدؑ نے سمجھا کہ ہم نے اس فیصلہ کے ذریعہ سے ان کاامتحان لیاتو وہ خدا سے طلب آمرزش کرنے لگے اور سجدہ میں گرپڑے اور خدا کی جانب

ترجمہ، اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی۔اے پہاڑو ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو (ان کا مسخر کردیا) اور ان کے لئے ہم نے لوہے کو نرم کردیا (۱۰) کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑو اور نیک عمل کرو۔جو عمل تم کرتے ہو میں ان کو دیکھنے والا ہوں (۱۱)

سورۃ سبأ

رجوع کی۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ظن (گمان) سے اس جگہ علم مراد ہے یعنی اُن کو یقین ہو گیا کہ خدا نے ان کا امتحان لیا۔ پھر ہم نے اُن کو بخش دیا اور یقیناً اُن کی قرب و منزلت ہمارے نزدیک اور بازگشت بہتر ہے۔ (اور کہا) اے داؤدؑ بدرستیکہ میں نے تم کو زمین میں اپنا جانشین بنایا۔ تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکم کرو۔ اور اپنے خواہش نفسانی کی پیروی مت کرنا کیونکہ وہ تم کو خدا کی راہ سے دور کردے گی۔ بیشک جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں روز آخرت بھول جانے کی وجہ سے ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

اُن وحیوں کے بیان میں جو اُن حضرت پر نازل ہوئیں اور وہ حکمتیں جو حضرت سے ظاہر ہوئیں اور حضرت کے چند نادر حالات بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ پر زبور اٹھارھویں ماہ رمضان کی شب میں نازل ہوئی اور جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ زبور یکجا بصورت کتاب لکھی ہوئی نازل ہوئی۔

دوسری حدیث میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ پر خدا نے وحی نازل

ترجمہ، جس وقت وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجیئے۔ ہم دونوں کا ایک مقدمہ ہے کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں انصاف کا فیصلہ کر دیجیئے اور بے انصافی نہ کیجیئے گا اور ہم کو سیدھا رستہ دکھا دیجیئے ﴿۲۲﴾ (کیفیت یہ ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے (ہاں) ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے (پاس) ایک دُنبی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کردے اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے ﴿۲۳﴾ انہوں نے کہا کہ یہ جو تیری دنبی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں میں ملالے بے شک تجھ پر ظلم کرتا ہے۔ اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں۔ ہاں جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور داؤد نے خیال کیا کہ (اس واقعے سے) ہم نے ان کو آزمایا ہے تو انہوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی اور جھک کر گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع کیا ﴿۲۴﴾ تو ہم نے ان کو بخش دیا۔ اور بے شک ان کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے ﴿۲۵﴾ سورۃ ص

فرمائی کہ اے داؤدؑ تم نے تنہائی کیوں اختیار کر رکھی ہے عرض کی تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے لوگوں سے علیحدہ رہتا ہوں اور وہ بھی مجھ سے دور رہتے ہیں خدا نے فرمایا تم خاموش کیوں رہتے ہو عرض کی اے معبود تیرے خوف نے مجھے خاموش کر رکھا ہے ارشاد ہوا کیوں (عبادت میں) اس قدر محنت و مشقت کرتے ہو عرض کی تیری محبت نے تیری بندگی میں مجھے تعب انگیز بنا دیا ہے۔ فرمایا فقیر کیوں بنے ہو حالانکہ میں نے تم کو مال کثیر دے رکھا ہے کہا تیری نعمتوں کے حقوق کی یاد نے مجھے فقیر بنا دیا ارشاد فرمایا کیوں اس قدر عاجزی و انکساری کرتے ہو عرض کی تیرے عظمت و جلال نے جس کی انتہا نہیں مجھ کو تیرے نزدیک ذلیل بنا دیا اور تیرے سامنے اے میرے معبود عاجزی ہی مناسب و بہتر ہے تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تم کو میرے فضل و کرم کی زیادتی کا مژدہ ہو جب تم میرے پاس آؤ گے تمہارے واسطے سب کچھ مہیا ہو گا جو تم چاہتے ہو۔ لوگوں کے ساتھ رہو اور اُن کے ساتھ معاشرت اختیار کرو لیکن ان کے بُرے اعمال سے بچتے رہنا تاکہ جو کچھ چاہتے ہو روز قیامت مجھ سے حاصل کر سکو۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ پروردگار عالم نے حضرت داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اے داؤدؑ بس مجھ ہی سے خوش رہو اور میری ہی یاد سے لذت حاصل کرو اور مجھ ہی سے اپنے راز بیان کرنے میں لطف اُٹھاؤ میں بہت جلد دنیا کو بدکاروں سے خالی کردونگا اور ظالموں پر اپنی لعنت قائم کردونگا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ خدا نے وحی کی کہ اے داؤدؑ جس طرح آفتاب اپنا عکس اُس سے نہیں روکتا جو اس کی روشنی (دھوپ) میں بیٹھتا ہے اسی طرح میری رحمت تنگ نہیں اُس کے لئے جو اُس میں داخل ہونا چاہے اور جس طرح فال بد اور شگون اس کو نقصان نہیں پہنچاتا جو

ترجمہ، اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کئے۔ بہت خوب بندے (تھے اور) وہ (خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے ﴿۳۰﴾ سورة ص

اس کی پروا نہیں کرتا اُسی طرح نجات نہیں پاتے فتنہ و بلا سے وہ لوگ جو شگون بد سے اثر لیتے ہیں چنانچہ قیامت کے روز میرے نزدیک سب سے بلند مرتبہ عاجزی و فروتنی کرنے والے اور سب سے زیادہ حقیر غرور کرنے والے ہوں گے۔

دوسری حدیث حسن و معتبر میں اُنہی حضرت سے منقول ہے کہ خدا نے داؤدؑ کو وحی فرمائی کہ بندوں میں سے ایک بندہ میری خوشنودی کے لئے ایک نیک کام کرتا ہے تو میں اُس کے لئے بہشت کو مباح کر دیتا ہوں۔ داؤدؑ نے پوچھا وہ کون سا نیک کام ہے فرمایا کہ وہ نیک کام وہ ہے جو بندہ مومن میری خوشنودی کے لئے کرتا ہے۔ اگر دانۂ خرما (کسی مستحق کو دیکر) مجھے خوش کرے۔ داؤدؑ نے عرض کی میرے معبود سزاوار ہے اس کے لئے بھی جو تجھے نہیں پہچانتا (تیری خدائی تیرے رحم و کرم پر ایمان نہیں رکھتا) یہ کہ تجھ سے اپنی امید کو قطع نہ کرے (اور تجھ سے ناامید نہ ہو)

بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ نے جناب سلیمانؑ سے فرمایا کہ اے فرزند ہر گز مت ہنسو کیونکہ بہت ہنسنا انسان کو روز قیامت فقیر و تنگدست بنا دیتا ہے۔ اے فرزند زیادہ خاموش رہنا ہی تیرے لئے بہتر ہے سوائے اس وقت کے جبکہ تو سمجھے کہ بولنے میں تیرے لئے بھلائی ہے کیونکہ خاموشی کے سبب جو پشیمانی ہوتی ہے بہتر ہے اس پشیمانی سے جو زیادہ بولنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اے فرزند اگر بولنا مثل چاندی کے ہے تو خاموش رہنا مثل سونے کے ہے۔

دوسری حدیث معتبر میں فرمایا کہ آل داؤدؑ کی حکمت کے بارے میں لکھا ہے کہ اے

ترجمہ، اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا اور انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی ﴿۱۵﴾ سورۃ النمل

فرزند آدمؑ دوسروں کی نصیحت وہدایت میں کیونکر تیری زبان کھلتی ہے حالانکہ تو خود خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوا۔اے فرزند آدمؑ تونے صبح کی قسادت اوراپنے معبود کی عظمت و جلالت سے فراموشی میں، اگراپنے پروردگار کی عظمت و جلالت سے آگاہ ہوتا تو یقیناًاس کے عذاب سے ڈرتااوراس کے وعدوں پر امید رکھتاافسوس ہے تجھ پر تو کیوں اپنی قبراوراس کی تنہائی اور وحشت کو یاد نہیں کرتا۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ سے منقول ہے کہ حق تعالٰی نے داؤدؑ پر وحی کی کہ بے شبہ کوئی بندہ روز قیامت ایک نیکی میرے پاس لائے گا تو میں اس کو اختیار دے دوں گا کہ بہشت میں جو مقام پسند کرے اس کو دیدیا جائے داؤدؑ نے پوچھا خداوندا وہ کون بندہ ہوگا فرمایا کہ وہ مومن جو براور مسلم کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو۔

معتبر روایتوں میں اس قول حق تعالٰی سے مراد کہ ہم نے زبور میں لکھا ہے بعداس کے جو تمام کتب پیغمبروں میں تحریر کیا تھا کہ زمین ہمارے شائستہ بندوں کو جو قائم آل محمدؐ اوراُن کے اصحاب ہیں میراث میں پہنچے گی۔اور فرمایا کہ زبور میں آئندہ کے واقعات کی خبریں ہیں اور تحمید و تمجید وذکر خداودعاپر مشتمل ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالٰی نے داؤدؑ کو وحی کی کہ اپنی قوم کو آگاہ کردو کہ ہر وہ بندۂ مومن جس کو میں نے کسی کام پر مامور کیا ہے میری طاعت کرتا ہے تو بیشک مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنی فرمانبرداری میں اس کی مدد کروں۔وہ اگر مجھ سے کوئی حاجت

ترجمہ،اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں خدا کے رستے سے بھٹکادے گی۔جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلادیا(۲۶) سورۃ ص

طلب کرتا ہے تو میں اس کی حاجت پوری کرتا ہوں وہ اگر مجھ کو پکارتا ہے تو قبول کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے حفاظت کی التجا کرتا ہے تو میں حفاظت کرتا ہوں اگر مجھ سے اپنے دشمنوں کے شر سے پناہ مانگتا ہے تو پناہ دیتا ہوں اگر مجھ پر بھروسہ کرتا ہے میں اس کو (تمام بلاؤں سے) محفوظ رکھتا ہوں۔ اگر تمام دنیا کے لوگ اُس کے ساتھ مکر و فریب پر آمادہ ہو جائیں تب بھی ان کے مکر و فریب کو اس سے دفع کرتا ہوں۔

منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے داؤدؑ پر وحی بھیجی کہ میرے (اکثر) نبدے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زبانی دوستی رکھتے ہیں اور دل سے دشمنی رکھتے ہیں۔

منقول ہے کہ خدا نے وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ مجھ کو عیش و راحت میں یاد رکھو تاکہ میں تمہاری دعا شدت و بلا کے ایام میں قبول کروں۔ اور فرمایا کہ اے داؤدؑ مجھ کو دوست رکھو اور میری خلقت کے نزدیک بھی مجھ کو محبوب بناؤ داؤدؑ نے کہا کہ خداوندا میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں لیکن تیری مخلوق کے نزدیک کیونکر تجھ کو دوست اور محبوب بنادوں (جبکہ ان پر مجھے قابو نہیں) فرمایا کہ ان کے سامنے میری نعمتوں کا ذکر کرو تاکہ وہ مجھے دوست رکھیں۔

منقول ہے کہ آل داؤدؑ کی حکمتوں کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ عاقل پر لازم ہے کہ اپنی زبان سے آگاہ ہو اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے اور ہمیشہ اپنے نفس کی اصلاح پر آمادہ رہے اور اپنی زبان کو لغو اور بیہودہ باتوں سے محفوظ رکھے۔

منقول ہے خدا نے حضرت داؤدؑ پر وحی فرمائی کہ گنہگاروں کو خوشخبری دو اور صدیقوں کو ڈراؤ عرض کی معبود گنہگاروں کو ان کی بدی کے باوجود خوشخبری کیونکر دوں اور سچوں اور نیکوں کو ان کی فرمانبرداری کے باوجود کیونکر ڈراؤں فرمایا کہ اے داؤدؑ گنہگاروں کو بشارت دو کہ میں توبہ

قبول کرنے والا ہوں اور گناہوں کو اپنی رحمت سے معاف کر دیتا ہوں اور صدیقوں کو ڈراؤ کہ اپنے نیک اعمال پر غرور نہ کریں کیونکہ جس بندہ کا حساب لوں گا وہ یقیناً ہلاک ہو گا۔

منقول ہے کہ ایک روز حضرت کے پاس ایک شخص پریشان حال پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھا تھا جو اکثر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اُس وقت وہ خاموش تھا۔ ملک الموت اسی اثنا میں داؤدؑ کے پاس آئے۔ سلام کیا اور اس شخص پر تیز نظر ڈالی۔ حضرت نے ملک الموت سے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا یا حضرت مجھے حکم ملا ہے کہ آٹھویں روز اسی مقام پر اس کی روح قبض کروں۔ داؤدؑ کو اس شخص پر رحم آیا۔ اُس شخص سے پوچھا اے جوان تیری شادی ہو چکی ہے اور زوجہ موجود ہے اس نے کہا نہیں میں نے شادی ہی نہیں کی، حضرت نے فرمایا اچھا فلاں شخص کے پاس جاؤ بنی اسرائیل کا ایک معزز آدمی ہے اور کہنا کہ داؤدؑ نے تجھ کو حکم دیا ہے کہ اپنی لڑکی کے ساتھ میری شادی کر دے اور آج ہی شب کو زفاف بھی کرنا اور خرچ جس قدر ضرورت ہو لے جا اور سات روز تک اپنی زوجہ کے ساتھ رہنا اور ساتویں روز یہیں آجانا۔ اُس جوان نے حسب الحکم اس شخص کو پیغام پہنچایا اُس نے فوراً اپنی لڑکی کا عقد اُس کے ساتھ کر دیا اور وہ سات روز اپنی زوجہ کے ساتھ رہا۔ آٹھویں روز حضرت داؤدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے پوچھا یہ سات روز کیسے گذرے عرض کی یا حضرت کبھی اس سے پہلے مجھے ایسی مسرت و شادمانی حاصل نہ ہوئی تھی۔ حضرت نے فرمایا اچھا بیٹھو اور ملک الموت کے آنے کا انتظار کرنے لگے تا کہ وہ آکر اس کی روح قبض کریں جب وقت مقررہ گذر گیا اور ملک الموت نہ آئے تو حضرت نے اُس سے فرمایا کہ جا اور اپنی زوجہ کے ساتھ اپنے گھر رہ۔ آٹھویں روز پھر آنا۔ وہ جوان چلا گیا اور آٹھویں روز پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ملک الموت اس روز بھی نہ آئے تو اس شخص کو حضرت نے پھر رخصت کر دیا اور فرمایا آٹھویں روز آنا۔ اس مرتبہ جب وہ شخص حضرت کے پاس آیا تو ملک الموت بھی آئے۔ حضرت داؤدؑ نے ملک الموت سے پوچھا کیا سبب ہوا

کہ تم نے وعدہ کے مطابق اس کی روح قبض نہ کی۔ تین ہفتے گذر گئے اور وہ زندہ ہے۔ ملک الموت نے عرض کی یا نبی اللہ آپ کے رحم کرنے سے خدا نے اُس پر رحم کیا اور اُس کی عمر تیس سال اور بڑھادی۔

منقول ہے کہ ایک عورت تھی داؤدؑ کے زمانہ میں جس کے پاس ایک مرد آتا اور اس کو زنا پر مجبور کرتا۔ خدا نے ایک روز اُس عورت کے دل میں ڈال دیا اور اُس نے مرد سے کہا کہ جب تو میرے پاس آتا ہے دوسرا مرد تیری زوجہ کے پاس زنا کیلئے جاتا ہو تو کیا تعجب ہے یہ سُن کر۔ وہ مرد اُسی وقت اپنے گھر واپس آیا تو دیکھا کہ واقعی ایک شخص اس کی عورت سے زنا کر رہا تھا۔ وہ اُس مرد کو پکڑ اکر حضرت داؤدؑ کے پاس لے گیا اور کہا اے پیغمبر خدا مجھ پر یہ کیسی بلا نازل ہوئی ہے کہ شاید کسی پر نہ نازل ہوئی ہو گی۔ حضرت داؤدؑ نے پوچھا وہ کیا، عرض کی اس مرد کو میں نے اپنی زوجہ کے پاس پکڑا ہے۔ اُس وقت خدا نے داؤدؑ پر وحی فرمائی کہ اُس سے کہو کہ جو کچھ تو کرتا ہے اُسی کا بدلہ تجھ کو ملتا ہے۔ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ خداوند عالم نے حضرت داؤدؑ پر وحی کی کہ خلاوہ دختر اوس کو بہشت کی خوشخبری دے دو اور اس کو بتادو کہ وہ بہشت میں تمہارے قریب رہے گی۔ حضرت داؤدؑ نے اس کے گھر جا کر دروازہ کھٹکھٹایا وہ عورت باہر آئی اور پوچھا کہ میرے متعلق کیا کوئی حکم نازل ہوا ہے۔ فرمایا ہاں اُس سے پوچھا وہ کیا حضرت نے ارشاد بارتعالیٰ اُس سے بیان فرمایا۔ اُس سے کہا کوئی دوسری عورت بھی میرے نام کی ہے؟ حضرت نے کہا نہیں۔ خدا نے تجھ کو مخصوص طور پر خوشخبری دی ہے۔ اُس نے عرض کی اے خدا کے رسول میں آپ کو جھٹلا نہیں سکتی۔ لیکن خدا کی قسم میں اپنے میں کوئی ایسی بات نہیں پاتی ہوں جو اس مرتبہ کا سبب ہو سکے۔ حضرت نے فرمایا تو اپنے پوشیدہ حالات سے آگاہ کر۔ اُس نے کہا بس یہ ہے کہ کبھی کوئی درد، تکلیف، پریشانی یا فاقہ کی حالت مجھ پر نہیں گذری مگر یہ کہ میں نے اس پر صبر کیا اور خدا ہی سے دعا کی کہ میری تکلیف دور کرے اور اس حال پر راضی رہی اور شکر و حمد خدا بجالایا کرتی رہی

ہوں۔ حضرت داؤدؑ نے فرمایا۔ اسی خصوصیات کی وجہ سے تجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا اور یہ وہ طریقہ و دین ہے جسے خدا نے اپنے نیک بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے۔ منقول ہے کہ خدا نے داؤدؑ پر وحی نازل کی کہ جو بندہ بلاؤں سے محفوظ رہنے کیلئے میری جانب پناہ لایا اور نعمتوں کے حاصل کرنے میں مجھ پر بھروسہ کیا غیروں سے کوئی تعلق نہ رکھا اور چونکہ میں اس کی نیت سے واقف ہوتا ہوں کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے تو اگر آسمان و زمین اور جو کچھ اُس میں ہے سب مل کر اس کے ساتھ فریب و مکر کرنا چاہیں تو بلاشبہ میں اُن میں سے جو اس کے لئے بہتر ہو گا وہی قرار دوں گا۔ اور اُن کے شر سے اس کو محفوظ رکھوں گا اور جس بندہ کی بیت سے مجھے معلوم ہو گا کہ مجھ پر بھروسہ نہیں رکھتا اور میرے غیر کی جانب پناہ لے گیا ہے تو یقیناً میں اس کے اسباب منقطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے زیر قدم سخت بنا دوں گا۔ جس وادی میں وہ ہلاک ہو جائے مجھے اس کی پرواہ نہ ہو گی۔

بعض روایتوں میں منقول ہے کہ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور اُن میں تحریر تھا کہ اے داؤدؑ جو میں کہتا ہوں اُسے سنو اور میں جو کچھ کہتا ہوں حق کہتا ہوں جو بھی میرے پاس آئے گا۔ اُس حال میں کہ مجھے دوست رکھتا ہو گا۔ میں اس کو بہشت میں داخل کروں گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے گناہوں سے شرمندہ ہو تو میں اس کو بخش دوں گا اور اُس کے گناہوں کو اُس کے نامہ اعمال سے محو کر دوں گا۔ دوسری روایت میں وارد ہے کہ خدا نے حضرت داؤدؑ پر وحی کی کہ اے داؤدؑ جو لوگ دنیا کی لذتوں میں چمٹے ہوئے ہیں اُن سے پرہیز کرو کیونکہ ان کی عقلوں پر پردے پڑے ہیں اور میرا فضل و کرم اُن تک نہیں پہنچے گا۔ اے داؤدؑ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے اُس کے قول کی تصدیق کرتا ہے اور جو شخص اپنے حبیب سے الفت رکھتا ہے اُس کی باتوں کو قبول کرتا ہے اور اس کے کردار کو پسند کرتا ہے اور اپنے حبیب پر اعتبار و بھروسہ کرتا ہے اپنے کاموں کو اُس پر چھوڑ دیتا ہے اور جو اپنے حبیب کا مشتاق ہوتا ہے چلنے میں تیزی کرتا ہے تاکہ جلد اُس کے پاس پہنچ جائے۔

اے داؤدؑ میری یاد مجھے یاد کرنے والوں کے لئے ہے اور میری بہشت میرے اطاعت کرنے والوں کے واسطے ہے اور میرا قرب میرے مشتاقوں کے لئے ہے اور میں اپنے اطاعت کرنے والوں کا نگران ہوں۔ منقول ہے کہ خدا نے وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ میرا شکر کرو جو حق ہے شکر کا۔ عرض کی مولا جو شکر کا حق ہے کیونکر ادا کر سکتا ہوں حالانکہ میرا شکر کرنا بھی تیری ایک نعمت ہے۔ارشاد ہوا کہ جب یہ اقرار کر لیا کہ میرا شکر ادا ہی نہیں ہو سکتا تو یہی شکر ہے جیسا کہ شکر کا حق ہے۔ دوسری روایت میں وارد ہے کہ حضرت داؤدؑ ایک روز تنہا جنگل میں پہنچے خدا نے وحی فرمائی ۔اے داؤدؑ تنہائی کیوں اختیار کی۔ عرض کی تیری ملاقات اور تجھ سے مناجات کا شوق مجھ پر غالب ہوا اور مجھ میں اور تیری مخلوق میں حائل ہو گیا۔ ارشاد ہوا، میری خلقت کے پاس جاؤ اگر ایک گمراہ بندہ کی ہدایت کر کے میرے راستہ پر لگا دو گے تو میں لوح محفوظ میں تم کو حمد کرنے والوں میں لکھ لوں گا۔ایک اور روایت جو حکمت آل داؤدؑ میں تحریر ہے کہ عاقل پر لازم ہے کہ چار ساعتوں سے غافل نہ ہو، ایک ساعت میں اپنے پروردگار کی عبادت و مناجات میں مشغول ہو۔ایک ساعت میں اپنے نفس کا حساب لے (کہ کتنے کام حکم خدا کے مطابق کئے اور کتنے خلاف حکم خدا)۔ایک وقت ایسے مومن بھائیوں سے ملاقات کا مقرر کرے جس میں وہ لوگ اس کو اس کے عیبوں سے سچ سچ آگاہ کریں۔ اور ایک وقت اپنے نفس کی لذت کے لئے معین کرے یہی وقت اس کے دوسرے (مذکورہ) وقتوں کا مددگار ہوگا۔

منقول ہے کہ خدا نے حضرت پر وحی کی کہ فلاں بادشاہ سے کہہ دو کہ میں نے تجھ کو سلطنت اس لئے نہیں عطا کی ہے کہ دنیا کے لئے جمع کرے (یعنی مال و دولت جمع کرے اور غریبوں کا خون چوسے عیش و عشرت کرے) بلکہ اس واسطے قوت و حکومت بخشی ہے کہ مجھ سے مظلوموں کی دعا رد کرے (یعنی مظلوموں کی فریاد کو پہنچے تاکہ وہ مجھ سے اپنی تکلیفوں کی شکایت نہ کریں) اور ان کی مدد کرے۔اس لئے کہ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ مظلوموں کی

مدد کروں اور ان کے روبرو اُس شخص سے انتقام لوں جس نے اُن پر ظلم کیا ہے اور اُن سے جس نے ان کی مدد نہیں کی۔ منقول ہے کہ خدا نے حضرت داؤدؑ پر وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ جباروں اور ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے یاد نہ کریں کیونکہ جو بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے میں اس کو یاد کرتا ہوں اور جب ستمگار اپنے ظلم و ستم کی حالت میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں۔

منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں ایک عابد تھا جس کی عبادت حضرت کو پسند تھی۔ خدا نے وحی فرمائی کہ اے داؤدؑ اُس کا کوئی کام تمہیں پسند نہ ہونا چاہیے اس لئے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے دنیا والوں کو دکھانے کے لئے کرتا ہے۔ جب اُس کا انتقال ہو گیا۔ لوگ حضرت کے پاس آئے اور کہا فلاں عابد کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا جاؤ اس کو دفن کر دو اور خود شریک نہ ہوئے۔ بنی اسرائیل کو حضرت داؤدؑ کی یہ بات پسند نہ آئی ان کو تعجب ہوا کہ داؤدؑ ایسے شخص کے جنازہ میں شریک کیوں نہ ہوئے۔ جب اُس کے غسل سے فارغ ہوئے پچاس آدمیوں نے کھڑے ہو کر کہا ہم نے اس شخص سے نیکی کے سوا کوئی اور کام نہیں دیکھا اور اس کی نماز جنازہ میں بھی پچاس شخصوں نے یہی گواہی دی۔ اُس وقت خدا نے حضرت داؤدؑ پر وحی نازل فرمائی کہ فلاں عابد کے جنازے میں تم کیوں نہ گئے۔ عرض کی اسی خبر کی وجہ سے جو تو نے اس کے بارے میں مجھے پہنچائی تھی۔ فرمایا ہاں ہے تو ایسا ہی لیکن علما اور راہبوں کے ایک گروہ نے میرے روبرو اُس کے متعلق نیکی کی گواہی دی میں نے ان کی گواہی قبول کر لی اور جو کچھ خود جانتا ہوں اُسے میں نے بخش دیا۔

منقول ہے کہ امام رضاؑ نے مجلس مامون میں راس الجالوت سے فرمایا جو یہودیوں کے تمام

ترجمہ، تو طالوت کی فوج نے خدا کے حکم سے ان کو ہزیمت دی۔ اور داؤد نے جالوت کو قتل کر ڈالا۔ اور خدا نے اس کو بادشاہی اور دانائی بخشی اور جو کچھ چاہا سکھایا۔ اور خدا لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی اور حملہ کرنے) سے ہٹاتا نہ رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن خدا اہل عالم پر بڑا مہربان ہے ﴿۲۵۱﴾
سورة البقرة

عالموں میں سب سے بڑا عالم تھا کہ خدا نے حضرت داؤدؑ کی زبانی زبور میں کہا ہے کہ خداوندا مبعوث کر سنت کو قائم رکھنے والا فترت کے بعد یعنی اُس وقت جبکہ ایک عرصہ تک کوئی رسول مبعوث نہ ہوا ہو۔ تو حضرت نے فرمایا کہ تو پہنچانتا ہے محمدؐ کے سوا کسی اور پیغمبر کو جس نے فترت کے بعد سُنت قائم کی۔

سید طاؤس نے ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت داؤدؑ کی زبور کی سورۂ دوم میں دیکھا ہے کہ حق تعالٰی نے وحی کی کہ اے داؤدؑ میں نے زمین میں تم کو اپنا خلیفہ قرار دیا اور اپنی پاکی بیان کرنے والا پیغمبر بنایا۔ اور عنقریب میرے پیغمبر عیسٰیؑ کو ایک گروہ میرے سوا خدا کہنے لگے گا۔ اُس معجزہ کے سبب سے جو میں اُس کو عطا کروں گا جس سے وہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اے داؤدؑ میری خلقت کو میرے رحم و کرم سے آگاہ کرو باوجود اس کے کہ میں ہر چیز پر قادر ہوں۔ اے داؤدؑ کون ایسا ہے جس کی رسن امید مخلوق سے ٹوٹی ہو اور میں نے اس کو ناامید کیا ہو اور کون میری بارگاہ کی جانب رجوع ہوا اور میں نے اس کو اپنی درگاہ انابت سے بھگا دیا۔ پھر کیوں خدا کو تقدس اور پاکی کے ساتھ یاد نہیں کرتے کہ وہی تمہاری صورتیں بنانے والا اور تم کو مختلف رنگوں کا پیدا کرنے والا ہے کیوں اپنی عبادتوں کی رات و دن میں حفاظت نہیں کرتے اور اُس کے ذریعہ سے اپنے گناہوں کو جو میری جناب میں کر چکے ہو دفع نہیں کرتے۔ شاید کبھی مرد گے نہیں اور گویا دنیا ہمیشہ تمہارے واسطے باقی رہے گی اور کبھی تم سے زائل نہ ہوگی حالانکہ تمہارے لئے میری بہشت میں دنیا سے بے انتہا زیادہ نعمتیں موجود ہیں اگر غور کرو اور سمجھو۔ اور بہت جلد جان لوگے اُس وقت جبکہ میرے پاس آؤ گے کیونکہ میں خلقت کے افعال کو دیکھ رہا ہوں اور اُنپر مطلع ہوں۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا خلق کرنے والا ہے۔ اور زبور کے دسویں سورۂ میں لکھا ہے کہ اے گروہ مردم آخرت سے غافل مت ہو اور تم کو یہ زندگی دُنیا کی طراوت اور حسن فریب نہ دے۔ اے بنی اسرائیل آخرت کی طرف اپنی واپسی کے بارے میں سوچو اور قیامت کو یاد کرو اور جو کچھ میں نے

اُس روز اپنے نافرمانوں کے لئے (عذاب) مہیا کر رکھا ہے اُس کے متعلق محو کرو تو تمہارا ہنسنا کم ہو جائے گا اور رونا زیادہ ہو جائے گا لیکن تم موت سے غافل ہو گئے ہو اور تم نے میرے عہد کو پس پشت ڈال دیا ہے اور میرے حق کو سبک قرار دے لیا ہے گویا تم گنہگار ہی نہیں ہو اور نہ تمہارا حساب ہی لیا جائے گا کتنے وعدے کرتے ہو اور لیکن اس کے خلاف کرتے رہتے ہو اور کتنے عہد کرتے ہو اور توڑ ڈالتے ہو اگر فشار قبر اور تنہائی لحد کو یاد کرو تو بیشک تمہارا بولنا کم ہو جائے اور مجھے بہت یاد کرنے لگو اور عبادت میں بیحد مشغول ہونے لگو۔ بیشک کمال حقیقی کمال آخرت ہے اور کمال دُنیا متغیر اور زائل ہے آیا غور نہیں کرتے زمین و آسمانوں کی خلقت میں اور جو کچھ میں نے اُس میں مہیا کیا ہے اپنی قدرت کی نشانیوں میں سے اور ڈرانیوالی چیزوں میں سے اور طائروں کو میں نے ہوا میں معلق کر کے محفوظ کر رکھا ہے جو میری تسبیح کرتے ہیں اور روزی طلب کرنے میں مجھ سے رجوع کرتے ہیں اور میں ہوں بخشنے والا مہربان اور پاک اور میں ہوں نور خلق کرنے والا خدا۔

اور سترھویں سورۂ میں لکھا ہے کہ اے داؤدؑ میں جو کہتا ہوں اُس کو سنو اور سلیمان کو حکم دو کہ تمہارے بعد لوگوں کو سمجھا دیں کہ زمین کہ محمدؐ اور ان کی امّت کو میراث میں دوں گا اور وہ تمہارے برعکس ہوں گے ان کی نماز طنبور اور ساز اور گانا نہ ہو گی لہٰذا میری پاگیزگی زیادہ بیان کرو جب میری تقدیس کا نغمہ بلند کرو تو بہت گریہ وزاری کیا کرو۔ اے داؤدؑ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ مال حرام جمع نہ کریں ورنہ میں ان کی نماز قبول نہ کروں گا (کہہ دو کہ اے شخص) اگر تیرا باپ میری نافرمانی کرتا ہے تو اُس سے الگ ہو جا اور اگر تیرا بھائی حرام میں مبتلا ہو تو اس سے کنارہ کر اور بنی اسرائیل کو ان دو مردوں کا قصہ سُنا دو جو ادریسؑ کے زمانے میں تھے اور عین نماز کے وقت دونوں کے مال فروخت کرنے کا موقع آگیا۔ ایک نے کہا نماز پڑھ کے مال بیچوں گا دوسرے نے کہا مال بیچ کر اطاعت خدا میں مشغول ہوں گا تو ایک اپنی تجارت میں مشغول ہو گیا اور دوسرا نماز

میں۔ تو میرے حکم سے تجارت میں مشغول ہونے والے کو ابر و باد و برق و تجلّی نے ہلاک کر دیا اور وہ ابر و ظلمت میں گرفتار ہو گیا۔ تجارت اور نماز دونوں ہاتھ سے گئی اور اُس کے گھر کے دروازہ پر لکھ دیا گیا کہ دیکھو دُنیا طلبی اپنے شائق کے ساتھ کیا کرتی ہے۔

اے داؤدؑ جب کسی ظالم کو دیکھو کہ دُنیا نے اس کو بلند کر رکھا ہے تو اس کے حال کی آرزو و تمنّا مت کرو۔ بے شبہ ان دو باتوں میں سے ایک بات اُس کے لئے ضرور ہو گی یا اُس پر کسی ظالم کو مسلط کر دوں گا جو اُس سے زیادہ ظالم ہو گا جو اُس سے انتقام لے گا۔ یا قیامت کے روز اُس کو مجبور کروں گا کہ لوگوں کے حقوق ادا کرے۔ اے داؤدؑ اگر تم ان لوگوں کو قیامت کے روز دیکھو جن کے ذمہ لوگوں کے حقوق ہیں تو بے شبہ آگ کا طوق ان کی گردنوں میں پاؤ گے لہٰذا اپنے نفسوں کا حساب کرتے رہو اور ہمیشہ لوگوں کے ساتھ انصاف پر عمل پیرا رہو اور دُنیا اور اس کی زینتوں کو ترک کر دو۔ اے بہت غافل شخص کیا کرے گا ایسی دُنیا کو جس میں آدمی صحیح و سالم زندہ جاتا ہے اور وہ اس کو مردہ کر کے نکالتی ہے وائے ہو تم پر اگر بہشت کو۔ اور جو کچھ میں نے اس میں اپنے دوستوں کے واسطے نعمتیں مہیا کی ہیں تم دیکھوں تو دُنیا کی کسی چیز میں تم کو لذّت محسوس نہ ہو۔ میں اپنے دوستوں کو قیامت کے روز پکاروں گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو دُنیا میں طعام و شراب کے مشتاق تھے لیکن میری خوشنودی کے لئے ترک کر رکھا تھا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہنسنے کو رونے کے ساتھ مخلوط کر رکھا تھا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو جاڑوں اور گرمیوں میں میری مسجدوں میں جمع ہوتے تھے۔ آج دیکھیں کہ کیسی کیسی نعمتیں میں نے اُنکے واسطے مہیّا کی ہیں۔ (اُنسے کہونگا کہ) تم دُنیا میں میری عبادت کے لئے جاگتے تھے۔ جبکہ لوگ سوتے رہتے تھے۔ آج جو کچھ چاہو تمہارے لئے موجود ہے بیشک تمہارے پاکیزہ اعمال اہل دُنیا سے میرے غضب کو دُور رکھتے تھے۔ اے رضوان ان کو پانی پلا۔ جب وہ پانی پئیں گے ان کے چہرہ کی تازگی اور حسن زیادہ ہو جائے گا۔

اس وقت رضوان اُن سے کہے گا کہ خدا نے یہ نعمتیں ان وجہ سے تم کو عطا کی ہیں کہ تمہاری شرمگاہیں حرام شرمگاہوں سے مس نہیں ہوئیں۔ اور تم نے بادشاہوں اور امیروں کے حال کی تمنّا نہیں کی تو (خدا کہتا ہے کہ) میں رضوان سے کہوں گا کہ اے رضوان جو کچھ میں نے اپنے بندوں کے لئے (دُنیا کی نعمتوں سے) آٹھ ہزار گنا (زیادہ) مہیا کر رکھا ہے ان پر ظاہر کر۔

اے داؤدؑ جو شخص میرے ساتھ تجارت کرتا ہے وہ بہترین فائدہ اٹھانے والا تاجر ہے اور جو شخص دُنیا میں دل لگاتا ہے دُنیا اُس کو زمین کے اندر پہنچا دیتی ہے اور وہ سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والا ہے۔ افسوس ہے تجھ پر اے فرزند آدمؑ کس قدر سخت ہے تیرا دل تیرے ماں باپ مرتے ہیں اور تو ان کے حال سے عبرت نہیں حاصل کرتا۔ اے فرزند آدمؑ کیا تو نہیں دیکھتا کہ حیوان مر جاتا ہے ہوا اُس کو مردار و گندیدہ بنا دیتی ہے حالانکہ وہ حیوان کوئی گناہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا (لیکن) اگر تیرے گناہ پہاڑوں پر ڈال دیئے جائیں تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اے داؤدؑ میں اپنے عزّت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی چیز تمہارے مال و اولاد سے زیادہ تمہارے لئے نقصان رساں نہیں ہے اور کسی چیز کا فساد ان کے فساد سے زیادہ تمہارے دلوں میں (گھر کرنیوالا) نہیں۔ تمہارا نیک عمل میرے نزدیک بلند ہے اور میرا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا خالق ہے۔

تیئسویں سورہ میں ہے کہ اے فرزندان خاک و آب گندیدہ اور اے غافل اور بہت مغرور ہونے والو۔ توجہ کرتے ہو اس کی طرف جسے میں نے حرام کیا ہے۔ تو اگر تم جانتے ہو کہ حرام تم کو کہاں لے جاتا ہے بیشک اس کو بہت بُرا سمجھتے اور اگر بہشت کی خوشبو سے آراستہ عورتوں کو تم دیکھتے جو بشری طبیعتوں کے ہیجان سے محفوظ ہیں (تو دُنیا کی جانب کبھی نگاہ نہ کرتے) وہ ہمیشہ خوش و خرم رہتی ہیں کبھی ان کو غصّہ نہیں آتا ہمیشہ باقی ہیں کبھی مرنے والی نہیں ہر چند ان کے

شوہران کی بکارت زائل کرتے رہیں پھر بھی باکرہ ہی ہوتی ہیں۔ وہ مسکہ سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیریں ہیں۔ اُن کے تخت کے سامنے شراب و شہد کی نہریں موجیں مارتی ہوں گی۔ تجھ پر افسوس ہے (کہ تو سمجھتا نہیں) بادشاہی بزرگ اور ہمیشہ کی نعمتیں اور بے تکلیف کی زندگی اور مسّرت دائمی اور باقی رہنے والی نعمتیں میرے پاس ہیں۔ پاک ہے وہ خدا جو نور کا خلق کرنے والا ہے۔

اکتیسویں سورہ میں لکھاہے۔اے لوگو تم موت میں گرِد ہو کوئی کام اپنی آخرت کے لئے کرو اور دُنیا کے عوض اس کو خرید لو اور اس گروہ کی طرح مت ہو جاؤ جس نے دنیاوی زندگی کو غفلت اور کھیل میں گذار دیا اور سمجھو کہ جس نے مجھے قرض دیا اُس کا سرمایہ بہت نفع کے ساتھ اس کو پہنچے گا اور جو شخص شیطان کو قرض دیتا ہے جہنم میں اُس کے پاس ہو گا۔ کیا ہو گیا ہے تم کو کہ دُنیا سے رغبت کرتے ہو اور حق سے مخرف ہوتے ہو کیا تمہارے حسبُوں نے تمہیں فریب دے رکھا ہے اُس کا حسب ہی کیا جو خاک سے خلق ہوا ہو۔اے فرزند آدمؑ خدا کے علاوہ جس کی بھی تم پرستش کرو گے جہنم میں جاؤ گے۔ تم مجھ سے بیزار ہو تو میں بھی تم سے بیزار ہوں مجھ کو تمہاری عبادت کی ضرورت نہیں۔ جب تک اسلام خالص قبول نہ کرو۔ میں ہوں غالب اور منزہ ہے خالق نور۔

اور چھیالیسویں سورہ میں لکھاہے کہ اے فرزندان آدمؑ تم نے میرا حق سبک قرار دیدیا ہے تو میں بھی تمہارا حق سبک کر دوں گا۔ سود کھانے والوں کے دل و جگر جہنم میں پارہ پارہ ہوں گے۔ جب تم سائل کو کچھ دیتے ہو تو وہ چیز سائل سے پہلے میرے ہاتھ میں آتی ہے۔ اگر وہ شے مال حرام سے ہے تو میں اُس کو دینے والے کے منہ پر مارتا ہوں۔ اگر وہ چیز از قسم حلال ہے تو میں

حکم دیتا ہوں کہ اُس کے لئے جنت میں محل تعمیر کئے جائیں۔ ریاست حقیقت میں ریاست دُنیا اور عالم کی بادشاہی نہیں بلکہ آخرت کی بادشاہی و ریاست ہے۔ پاک ہے خالق نور۔

سینتالیسویں سورہ میں لکھا ہے کہ اے داؤدؑ تم جانتے ہو کہ میں نے بنی اسرائیل کو کیوں مسخ کر کے بندر و سور بنا دیا۔ اس لئے کہ جب کوئی غنی اور مالدار گناہ کرتا تو نظر انداز کر دیتے اور سبک و ہلکا سمجھتے اور جب کسی غریب و مسکین سے کوئی ہلکا گناہ ہو جاتا تو اس کو سزا دیتے تھے۔ لہٰذا میری لعنت اُس کے لئے واجب و لازم ہے جس کو زمین میں اقتدار و حکومت حاصل ہو جائے اور وہ غریب و امیر پر ایک طرح سے (انصاف کے ساتھ) حکم نہ کرے۔ تم لوگ دُنیا میں اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہو مجھ سے کہاں بھاگ کے جاؤ گے اُس وقت جب کہ میرے پاس تنہا آؤ گے۔ میں نے کس قدر تم کو تاکید کے ساتھ ممانعت کی ہے کہ مومنین کی عزّت پامال مت کرنا لیکن تمہاری زبانیں لوگوں کے مقابلہ میں دراز ہو چکی ہیں۔ نور کا پیدا کرنے والا پاک ہے۔

پینسٹھویں سورہ میں لکھا ہے کہ اے داؤدؑ بنی اسرائیل کو اُس شخص کا حال سُنا دو کہ جس کی حکومت تمام روئے زمین کے لوگوں پر تھی یہاں تک کہ جب اس کو پوری پوری قوت حاصل ہو گئی تو اُس نے فساد کرنا شروع کر دیا۔ حق کو مٹانے لگا اور باطل کا اظہار کرنے لگا۔ عمارتیں تعمیر کیں، قلعے تیار کئے اور مال جمع کئے تو میں نے ایک بھڑ کو حکم دیا جس نے عین عالم عیش و نشاط میں داخل ہو کر اس کے جسم اور چہرے پر ڈنگ مارنا شروع کیا کہ اُسی وقت اس کا چہرہ سوج گیا۔ اور اُس کی آنکھوں سے خون اور اُس کے چہرے سے مواد جاری ہوا جس سے اُس کا تمام چہرے کا گوشت گل سڑ گیا اور اُس کے پاس بدبو اور گندگی کے سبب کسی کو جانے کی جرات نہ ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ اُسی حالت میں مر گیا۔ اور اس کے جسم کو بغیر سر کے دفن کیا گیا۔ اگر لوگوں کو عبرت ہوتی تو یہ حال سُن کو میری نافرمانی کی کسی کو جرات و ہمت نہ ہوتی لیکن لوگ لہو و لعب میں

مشغول ہیں لہٰذا ان کو ان کے کھیل کود میں مشغول دو یہاں تک کہ اُن پر میرا حکم جاری ہو اور میں نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

منقول ہے کہ خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کے پاس وادیٔ روحا میں فرشتوں کی جماعت بھیجی جو طائف اور مکّہ معظمہ کے درمیان واقع ہے اور اُن کی ذریت کو آواز دی جو عالم ارواح میں چیونٹیوں کسے مانند تھے۔ سب پشت آدمؑ سے باہر آئے۔ شہد کی مکھیوں کی طرح اور جمع ہوئے۔ پھر حضرت آدمؑ کو خدا نے ندا دی کہ نظر کرو کیا دیکھ رہے ہو۔ آدمؑ نے کہا چھوٹی چھوٹی بہت سی چونٹیاں وادی کے دامن میں دیکھتا ہوں۔ خدا نے فرمایا یہ سب تمہاری ذریت ہیں جن کو تمہاری پشت سے میں نے نکالا ہے تاکہ ان سے عہد و پیمان لوں اپنی ربوبیت اور محمدؐ کی پیغمبری کا جیسا کہ میں آسمان میں ان سے پیمان لے چکا ہوں۔ آدمؑ نے کہا خداوندا میری پشت میں کیونکر ان سب کی گنجائش ہو سکتی ہے فرمایا اپنی لطیف صنعت اور قدرت نافذہ کے ذریعہ ان سب کو تمہاری پشت میں میں نے جگہ دی ہے۔ عرض کی پالنے والے عہد و پیمان میں تو ان سے کیا چاہتا ہے فرمایا یہ چاہتا ہوں کہ میری ربوبیت اور معبودیت میں کسی کو میرا شریک نہ کریں اور کسی کو میرا ہمسر نہ قرار دیں آدمؑ نے عرض کی پالنے والے جو شخص تیری اطاعت کرے گا اُس کی کیا جزا ہے۔ فرمایا اُس کو اپنی بہشت میں ساکن کروں گا آدمؑ نے کہا اور جو تیری نافرمانی کرے گا اُس کی کیا سزا ہے فرمایا اُس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔ آدمؑ نے عرض کی پالنے والے تو نے ان کے بارے میں انصاف فرمایا۔ لیکن اگر تو ان کی حفاظت نہ کرے گا اور (عمل نیک کی) توفیق نہ عطا فرمائے گا تو ان میں سے زیادہ تر معصیت میں مبتلا ہوں گے۔ پھر خدا نے حضرت آدمؑ کو پیغمبروں کے نام اور اُن کی عمریں بتلائیں۔ جب حضرت آدمؑ کو حضرت داؤدؑ کی عمر معلوم ہوئی کہ صرف چالیس سال ہے تو عرض کی پروردگارا میرے اس فرزند کی عمر کس قدر کم ہے اور میری عمر کس قدر زیادہ ہے اگر میں اپنی عمر سے تیس سال اس کو دے دوں تو کیا تو منظور فرمائے گا۔ فرمایا ہاں۔ عرض کی خداوندا میں نے

اپنی عمر سے تیس سال داؤدؑ کو دیئے میری عمر سے کم کردے اور اُس کی عمر میں زیادہ فرما۔ لہٰذا حق تعالیٰ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ خدا جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت کرتا ہے۔ اُس کے پاس ام الکتاب یعنی تمام کتابوں کی ماں ہے اور دوسری کتابیں اس سے لکھی جاتی ہیں۔ جب آدمؑ کی عمر کی مدت ختم ہوئی ملک الموت قبض رُوح کے لئے اُن کے پاس آئے آدمؑ نے کہا کہ ابھی میری عمر کے تیس سال باقی ہیں ملک الموت نے کہا وہ آپ اپنی اولاد میں سے داؤدؑ کو دے چکے ہیں۔ آدمؑ نے کہا مجھے یاد نہیں آتا ملک الموت نے کہا تم نے خود خدا سے سوال کیا تھا۔ خدا نے زبور میں تمہاری عمر تیس سال کم کر کے داؤدؑ کی عمر میں اضافہ فرما دیا۔ آدمؑ نے کہا کہ اگر اس بارے میں کوئی تحریر ہو تو لاؤ اور واقعی حضرت آدمؑ کو یاد نہ تھا۔ لہٰذا اس روز سے خدا نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ اپنے قرض و دیگر معاملات میں قبالہ و تمسکات تحریر کہ لیا کریں تا کہ اُن کے دل سے محو نہ ہو جائے اور انکار نہ کریں۔ حضرت آدمؑ نے پچاس سال اضافہ فرمایا تھا اور جب انکار کیا تو جبریلؑ و میکائیلؑ نے آکر گواہی دی۔ تب وہ راضی ہوئے اور ملک الموت نے رُوح قبض کی۔ دوسری روایت میں ہے کہ داؤدؑ کی عمر چالیس سال تھی اور حضرت آدمؑ نے ساٹھ سال اضافہ فرمایا تھا۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ میں پانچ سو سال کیا فاصلہ تھا اور حضرت داؤدؑ و جناب عیسیٰؑ کے درمیان گیارہ سو سال کا فاصلہ تھا۔

منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ کی عمر سو سال کی ہوئی۔ ان میں سے چالیس سال بادشاہی کی مدت ہے اور آپؑ نے روز یکشنبہ کو رحلت فرمائی۔ مرغان ہوا نے آپؑ پر اپنے پروں سے سایہ کیا۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally